



## سوال

(587) میرج حال کرائے پر دینا

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرج ہال تعمیر کر کے شادی کے پروگرام کے لیے کرایہ پر دینا شرعاً کیسا ہے، آیا اس میں کتاب و سنت کے اعتبار سے کوئی قباحت تو نہیں ہے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مومن کی شان یہ ہے کہ وہ خود بھی کوئی خلاف شریعت کام نہ کرے اور نہ ہی خلاف شرع کام کا سبب بنے۔ انگوروں کی خرید و فروخت جائز ہے لیکن اگر کوئی شراب کشید کرنے کے لیے انگور خریدنا چاہے تو بیچنے والے کو اسے انگور بیچنا جائز نہیں ہے، اسی طرح میرج ہال کی تعمیر لوگوں کی سہولت کے لیے ہے اس میں بظاہر کوئی قباحت نہیں ہے لیکن ہمارے ہاں شادی بیاہ کے موقع پر بہت سے کام خلاف شریعت ہوتے ہیں، مثلاً: (1) موسیقی اور گانے بجانے کا کھلے بندوں اہتمام ہوتا ہے۔ (2) فوٹو ہانارنے اور مووی بنانے میں کوئی حرج محسوس نہیں کیا جاتا۔ (3) بے حجابی اور بے پردگی نیز مرد وزن کا اختلاط بھی عام ہے۔ اسی طرح دیگر خلاف شرع کام بھی ہوتے ہیں، لہذا ایسے کاموں کے لیے میرج ہال کرایہ پر دینا، گناہ کے کاموں میں تعاون کرنا ہے جس سے اللہ نے منع فرمایا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون کرو، گناہ اور سرکشی کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون نہ کیا کرو۔“ [1]

لہذا ہمارا رجحان یہ ہے کہ اس قسم کے ہال تعمیر کرنے میں سرمایہ خرچ کرنے کے بجائے کسی اور کام میں سرمایہ لگایا جائے، جس میں حلال منافع کی امید ہو، جیسا کہ عمارت تعمیر کر کے بینک کو کرایہ پر دینا جائز نہیں، اسی طرح دوسرے ناجائز کاموں کے لیے بھی کوئی عمارت کرایہ پر دینا جائز نہیں ہے۔ (واللہ اعلم)

[1] 5 / المآئدہ : ۲۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

## فتاویٰ اصحاب الحدیث



جلد: 3، صفحہ نمبر: 485

محدث فتویٰ